FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 21 ستمبر 2013ء 14 ذیقعد 1434 ہجری 21 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 216

## عاجزی کا اظہار

میں نہیں کہتا کہ میری جاں ہے سب سے پاک تر
میں نہیں کہتا کہ یہ میرے عمل کے ہیں شمار
میں نہیں رکھتا تھا اس دعویٰ سے اِک ذرّہ خبر
کھول کر دیکھو براہیں کو کہ تا ہو اعتبار

(درثمین)

# اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک واقعہ حضرت میاں نظام الدین صاحب کے ساتھ پیش آیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کس قدر منکسر المزاج اور دوسروں کے جذبات کے احترام کا خیال رکھنے والے تھے۔اس واقعہ میں انہوں نے حضور کے اعلیٰ اخلاق کا شاندار نمونہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور اس کا ایمانی حظ اٹھایا۔یہ واقعہ تاریخ احمدیت میں یوں بیان ہوا ہے کہ

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد بیت مبارک کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام الدین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام الدین صاحب کو پرے ہٹنا پڑا۔حتی کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے جو یہ نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام الدین صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”آؤ میاں نظام الدین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھائیں۔“

یہ فرما کر بیت کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے۔اور حضور نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔اس وقت میاں نظام الدین پھولے نہیں سماتے تھے۔اور جو لوگ میاں نظام الدین کو عملاً پرے دھکیل کر خود حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 604)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں:

آپ کے مزاج میں وہ تواضع اور انکسار اور ہضم نفس ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔زمین پر آپ بیٹھے ہوں آپ کا قلب مبارک ان باتوں کو محسوس بھی نہیں کرتا۔چار برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔میں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی اس پر لیٹ گیا۔حضرت ٹہل رہے تھے۔میں ایک دفعہ جاگا تو آپ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔آپ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے ہیں؟ میں نے عرض کیا آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔میں اوپر کیسے سو رہوں۔مسکرا کر فرمایا میں تو آپ کا پہرا دے رہا تھا۔لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 41۔از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی)

## MTA مینجمنٹ بورڈ کے نئے ممبران

مکرم منیر الدین شمس صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل لندن تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA انٹرنیشنل کے مینجمنٹ بورڈ میں بعض تبدیلیاں فرمائی ہیں۔نئے بورڈ ممبران درج ذیل ہیں۔

**مینیجنگ ڈائریکٹر:** منیر الدین شمس
**نائب مینیجنگ ڈائریکٹر:** مکرم مرزا محمود احمد صاحب
**سیکرٹری:** مکرم عابد وحید خان صاحب
**ڈائریکٹر فنانس:** مکرم مرزا محمود احمد صاحب
**ڈائریکٹر ہیومن ریسورسز:** مکرم مبارک احمد ظفر صاحب
**ڈائریکٹر IT۔** مکرم عادل منصور احمد صاحب
**ڈائریکٹر لیگل افیئرز:** مکرم شجر احمد فاروقی صاحب
**ڈائریکٹر لائبریری:** مکرم اشفاق احمد ملک صاحب
**ڈائریکٹر MTA-3 العربیہ:** مکرمہ ملٰہ دبوس صاحبہ
**ڈائریکٹر نیوز:** مکرم عابد وحید خان صاحب
**ڈائریکٹر پروڈکشن:** مکرم منیر عودہ صاحب
**ڈائریکٹر پروگرامز:** مکرم آصف محمود باسط صاحب
**ڈائریکٹر شیڈیولنگ:** مکرم ظہیر احمد خان صاحب
**ڈائریکٹر سوشل میڈیا:** مکرم ندیم کرامت صاحب
**ڈائریکٹر ٹرانسلیشنز:** مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
**ڈائریکٹر ٹرانسمیشن:** مکرم سید عقیل شاہد صاحب
**ڈائریکٹر MTA ٹیلی پورٹ برائے شمالی وجنوبی امریکہ**
مکرم چوہدری منیر احمد صاحب
**ممبر:** مکرم مرزا ناصر انعام صاحب
**ممبر:** مکرم افتخار احمد ایاز صاحب
**ممبر:** Jonathan Butterworth

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

# ایک احمدی کی ذمہ داریاں

ارشاد سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عام افرادِ جماعت یہ نہ سمجھیں کہ یہ ساری واقفینِ زندگی اور عہدیداران کی ذمہ داریاں ہیں، آپس میں محبت و پیار کو بڑھانا، صلح اور صفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سننا اور اُن پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا، خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہی چیز جماعت کی اکائی کو بھی قائم رکھ سکتی ہے۔ عہدیداران کی عزت و احترام کرنا اور جماعتی معاملات میں اُن کی اطاعت کرنا یہ ہر فردِ جماعت پر فرض ہے۔ آپس کے تعلقات میں گھروں میں بھی اور باہر بھی اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنا، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ تبھی آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچائے جائیں گے اور پھر صرف خدا تعالیٰ نے یہی نہیں کہا کہ (دعوت الی اللہ) صرف (مربیان) کا کام ہے یا چند اُن لوگوں کا کام ہے جو اپنے آپ کو دعوتِ الی اللہ کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کا ذکر کیا ہے لیکن دعوتِ الی اللہ کے بارے میں عام حکم ہے۔ اگر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کے پیروی کرنے اور اسوہ پر چلنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو (دعوت الی اللہ) کے کام میں بھی پیروی کرنی ہوگی۔

## ہر احمدی نے دعوت الی اللہ کرنی ہے

مَیں نے جو تیسری آیت سورۃ نحل کی پڑھی، اُس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے اور یہ ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے۔ یہ ہر ایک کی ذمہ داری ہے، ہر مربی کی، ہر عہدیدار کی، ہر فردِ جماعت کی، مرد کی اور عورت کی کہ خدا کے راستے کی طرف بلائیں اور پھر بلانے کا طریق بھی بتا دیا۔ فرمایا کہ حکمت سے خدا تعالیٰ کی طرف بلاؤ۔

اب جو تمہارا تعارف دنیا میں پھیل رہا ہے، لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو رہے ہیں، (بیت) کے بننے کے ساتھ مزید راستے (دعوت الی اللہ) کے کھل رہے ہیں، اخباروں نے بھی لکھنا شروع کر دیا ہے تو اللہ یہ فرماتا ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے (دعوت الی اللہ) کی حکمت کو سمجھ کر پھر اس فریضے کو ادا کرو۔

## لفظ حکمت کے مختلف معانی

اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کا لفظ (دعوت الی اللہ) کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کے بہت سے معنی ہیں، مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے راستوں کی طرف نشاندہی کر دی، کس طرح کن لوگوں سے تم نے واسطہ رکھنا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآنِ کریم کے پڑھنے، اُس کی تفاسیر کے پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو۔ پھر بعض باتیں جن کی مزید وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہوئی ہے، اُن کے ذریعہ سے دلیلوں کو مضبوط کرو۔ (دین حق) کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بعض اعتراض کئے جاتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی مضبوط دلیلیں قائم کرو اور مزید حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

## کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ ضروری ہے

پھر حکمت کے معنی عدل کے بھی ہیں۔ بحث میں ایسی باتیں اور ایسی دلیلیں کبھی نہیں لانی چاہئیں جو اعتراض پر مبنی ہوں اور بجائے اس کے کہ (دین حق) کی اس تعلیم کے ہر موقع پر ایک (مومن) سے انصاف کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں، بعض ایسی باتیں ہو جائیں جو اچھے اثر کے بجائے غلط اثر ڈالیں، جو انصاف کے بجائے ظلم پر مبنی ہوں۔ غیر احمدیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں علمی لحاظ سے مار کھانے لگتے ہیں، فوراً ظلم اور گالی گلوچ اور ایسی باتوں پر اتر آتے ہیں جو بجائے خدا کے کلام کی حکمت ظاہر کرنے کے اُن کا گند ظاہر کر رہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعود نے اپنے علم کلام سے اس قدر لیس فرما دیا ہے کہ ہمارے کسی قول سے (دعوت الی اللہ) کے دوران ناانصافی اور ظلم کا اظہار ہو ہی نہیں سکتا۔

**پس حکمت سے (دعوت الی اللہ) کے لئے حضرت مسیح موعود کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور یہ صرف (دعوت الی اللہ) میں ہی مدد نہیں دے گا بلکہ یہ ہر احمدی کی تربیت میں بھی ایک کردار ادا کر رہا ہوگا**

## حکمت کے ایک معنی نرمی اور صبر کا مظاہرہ کرنا ہے

اسی طرح حکمت نرمی اور بردباری کو بھی کہتے ہیں۔ اس میں صبر بھی شامل ہے۔ (دعوت الی اللہ) میں نرمی اور صبر بہت ضروری چیز ہے۔ بہت نئے آنے والے جو ہیں خاص طور پر پوچھتے ہیں کہ ہم اپنے رشتہ داروں کو کس طرح (دعوت الی اللہ) کریں؟ بعض قریبیوں کے لئے اُن کے دل میں بڑا درد ہوتا ہے۔ ان کی ایک بے چینی کی کیفیت ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب وہ اپنے عزیزوں کو احمدیت کے بارے میں بتاتے ہیں تو بجائے باتیں سننے کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں اور سختی سے کلام کرتے ہیں تو اُس وقت ہر احمدی کا کام ہے کہ نرمی اور صبر کا مظاہرہ کرے۔ یہ حکمت ہے اور یہ بہت ضروری چیز ہے۔ بہت سوں کے دل جو ہیں وہ حکمت سے نرم ہو جاتے ہیں۔ صبر اور نرمی سے نرم ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگ اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ ہمارے صبر اور حوصلہ ایسا تھا کہ لگتا تھا کہ دامن چھوٹ رہا ہے لیکن ہم صبر کرتے رہے اور ہمارا صبر رنگ لایا اور ہمارا فلاں عزیز اب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

پھر جو حکمت کا قرآنِ کریم میں لفظ آیا، لغت میں اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ جو چیز جہالت سے روکے۔ یعنی (دعوت الی اللہ) کرنے والے کو ایسی بات کہنی چاہئے جو دوسرے کو جاہلانہ باتیں کرنے سے روکے۔ اُس کے مزاج کے مطابق باتیں ہوں۔ ایسی بات نہ ہو کہ ایسی باتیں تمہارے منہ سے نکل جائیں جو اُس کو مزید جہالت پر ابھارنے والی ہوں۔ بیشک (-) کا طبقہ یا بعض ایسے لوگوں کا طبقہ جن کے دل پتھر ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اُن کے لئے جہالت کی موت ہی مقدر کر دی ہے، اگر حکمت سے ان میں سے ہر ایک کی طبیعت اور علم کی حالت کو سمجھتے ہوئے بات کی جائے تو وہاں دل نرم ہونے شروع ہو جاتے ہیں یا کم از کم اگر انسان مانتا نہیں تو خاموش ضرور ہو جاتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والے اور مذہب کے خلاف جو لوگ ہیں اُن کے بھی دل نرم ہو جاتے ہیں اور وہ غلط اور جاہلانہ اعتراضات کرنے سے باز آ جاتے ہیں۔............

مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ اب یہ میدان جو صاف ہو رہے ہیں اور یہ تعارف جو بڑھ رہے ہیں انہیں آپ نے سنبھالنا ہوگا۔ اور انہیں سنبھالنا آپ میں سے ہر ایک کا کام ہے۔

پھر حکمت یہ بھی تقاضا کرتی ہے کہ کبھی کوئی غلط بات نہ ہو بلکہ سچی اور صاف بات ہو اور (دین حق) نے تو ایسی خوبصورت اور سچی تعلیم دی ہے، (دین حق) ایسا خوبصورت اور سچا مذہب ہے کہ اس کے لئے کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کہ کوئی گول مول بات کی جائے۔ ہم اُن (-) کی طرح نہیں جو کہتے ہیں کہ حکمت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اگر جھوٹ بھی بولنا ہو تو بول دو اور یہ اُن کی تفسیروں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ وہ حکمت کیسی ہے جس میں جھوٹ ہے؟ جہاں جھوٹ آیا وہاں انصاف، عدل اور امن ختم ہوا۔ اور جہاں یہ چیزیں ختم ہوئیں وہاں فتنہ و فساد پیدا ہوا اور یہی چیز آجکل ہم پاکستان میں اور دوسرے (-) ملکوں میں دیکھ رہے ہیں اور جب فتنہ پیدا ہو تو پھر وہاں (دین) نہیں رہتا۔

پس (دین حق) کی حقیقی تعلیم اگر کوئی پھیلا سکتا ہے، اگر کوئی بتا سکتا ہے تو وہ احمدی ہے جس کی ہر بات صداقت، عدل اور علم پر منحصر ہے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی جو ہم نے ادا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی طرح حکمت کے تقاضے پورے کرو۔ یعنی اپنے علم کو بڑھاؤ، اپنے صبر کے معیار کو بڑھاؤ، اپنے عدل کے معیار کو بڑھاؤ، اپنی روزمرہ زندگی میں جس چیز کا اظہار ہوتا ہو، وہ کرو۔ اپنے اندر مزاج شناسی پیدا کرو کیونکہ مزاج شناسی کے بغیر بھی (دعوت الی اللہ) نہیں ہو سکتی۔ مزاج شناسی بھی (دعوت الی اللہ) کے لئے ایک اہم گُر ہے۔ تو پھر تمہارا وعظ جو ہے وہ اعلیٰ ہو سکتا ہے، تمہاری جو (دعوت الی اللہ) ہے وہ پُرحکمت ہو سکتی ہے۔ تب تم موعظہ حسنہ پر عمل کرنے والے ہو سکتے ہو۔ موعظہ حسنہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات جو دل کو نرم کرے۔

پس حکمت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جو بات ہو وہ دلوں کو نرم کرتی ہے۔ یہاں مختلف قومیں آباد ہیں ان کے لئے مختلف طریق سوچنے ہوں گے کہ کس طرح ان کو احسن رنگ میں (دعوت الی اللہ) کی جائے۔ اس کی طرف بھی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی ہے کہ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَن۔ یعنی (دعوت الی اللہ) ایسی احسن دلیل اور حکمت کے ساتھ ہو، تمہاری نصیحت ایسی دل کو لگنے والی ہو کہ دل نرم ہونے شروع ہو جائیں۔ (دعوت الی اللہ) کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔ باقی اسے پھل لگانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ ہدایت فرمانا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن اس کام کے لئے جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا اپنی حالتوں کو بدلنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ تبھی بات اثر کرتی ہے۔ تبھی دلیلیں کارگر ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر نصیحت کرنے کے طریق کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"جسے نصیحت کرنی ہو اُسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (النحل 126:) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرزِ کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 104 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ حکمت سے بات کرنا آپس میں بھی ضروری ہے اور (دعوت الی اللہ) کے لئے بھی ضروری ہے۔ تربیت کے لئے بھی ضروری ہے اور دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے بھی ضروری ہے۔ (دعوت الی اللہ) کے راستے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کھول دیئے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا اور ایک ہو کر ایک مہم کی صورت میں (دعوت الی اللہ)

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے 6

**تم اردو زبان کو اپناؤ' اور اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے - (حضرت مصلح موعود)**

# دنیا کی عظیم الشان زبان اردو کا ارتقاء اور ترقی کے مراحل

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

## کثیر اقوام ہند کی مشترکہ زبان

ایک جدید تحقیق کی رو سے موجودہ اردو زبان ہندوستان کی اس قدیم ہریانی زبان کی اصلاح شدہ شکل ہے جو سولہویں سترھویں عیسوی میں دہلی کے انواح و اطراف اور ماحول میں ہریانوی برج اور راجستانی کا امتزاج اور سنگم تھی اور جس میں اہل دہلی کے محاوروں اور تاجداران سخن کے تصرفات نے اضافوں میں تغیر عظیم برپا کر ڈالا اسی زبان کی بازگشت حیدر آباد دکن گجرات کاٹھیا واڑ لکھنؤ کلکتہ اور پنجاب میں سنائی دینے لگی-

(پنجاب میں اردو تالیف علامہ حافظ محمود شیرانی مرحوم)

دنیا کی اس عظیم الشان زبان کی تخلیق تجدید اور روزمرہ اضافوں اور ترقی اور ارتقاء کے ہر مرحلہ میں مسلمان بزرگوں اور ادیبوں کے دوش بدوش ہندو نیتاؤں' سکھ سورماؤں بلکہ فاضل عیسائیوں نے بھی پورے جوش وخروش سے حصہ لیا' اسے پالا پوسا' سینے سے لگایا- دل میں سجایا اپنے خون جگر سے اس کے گلستان کو سینچا اور طویل جدوجہد کے بعد اس کو دوسری ترقی یافتہ زبانوں کی صف میں لا کھڑا کرنے میں قابل رشک حد تک کامیاب ہو گئے- اور جہاں ورلڈ واچ انسٹی ٹیوٹ (شکاگو) کے حالیہ اعداد وشمار کے مطابق دنیا سے پچاس سے نوے فیصد تک زبانیں ناپید ہو رہی ہیں وہاں ہمارے نزدیک اردو کی عالمی مقبولیت میں کمی نہیں اضافہ ہو رہا ہے-

## آسمان ادب اردو کے ممتاز ستارے

اردو ادب کے محسن اور مورخ رائے بہادر ڈاکٹر رام بابو سکسینہ (1894ء-1951ء) بریلی کی مشہور عالم کتاب تاریخ ادب اردو The History of Urdu Literature میں اس حقیقت پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح یہ زبان ملک کے اصل باشندوں کے علاوہ ڈاکٹر جان گلگرسٹ (1759-1841) کے قائم کردہ کلکتہ فورٹ ولیم کالج کی پشت پناہی میں جلد جلد ترقی کے زینے طے کرتے ہوئے مسلمان ہندو اور سکھ اور عیسائی ادب نوازوں کے ذریعہ پروان چڑھی ہے اس ضمن میں مسلمان اہل قلم اور سخنوروں کے ادبی کارناموں کی تفصیل برصغیر کے مشہور محقق وادیب ڈاکٹر جمیل جالبی نے تاریخ ادب اردو میں جناب حامد حسین قادری نے ''داستان تاریخ اردو'' میں اور جناب ڈاکٹر ابوسعید نورالدین نے'' تاریخ ادبیات اردو'' میں مطالعہ کی جا سکتی ہے جو نہایت معلومات افروز اور سیر حاصل ہے- زیر نظر تحقیقی مقالہ میں ان قدیم اور ممتاز ہندو اور سکھ ارباب ذوق اور اردو ادب کے ''پرستاروں'' کا ذکر کرنا مقصود ہے جن کی علمی خدمات ہمیشہ آسمان ادب پر ستاروں کی طرح جگمگاتی رہیں گی- اور جوں جوں اردو کو نقشہ عالم میں وسعت وشوکت حاصل ہوگی- ان کا نام بھی فضاؤں میں نئی شان سے شہرت پاتا رہے گا-

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کی کتاب میں بڑی شرح وبسط سے بتایا گیا ہے کہ برصغیر کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ہندو یا سکھ اردو نوازوں نے اردو کا پرچم بلند سے بلند تر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت کیا ہو مثلاً دکن میں مہاراجہ چندو لال' راجہ گردھاری پرشاد باقی' مہاراجہ سرکشن پرشاد' دھلی میں پروفیسر رامچندر ر پروفیسر ریاضی دہلی کالج' لالہ سری رام ایم اے دہلوی' منشی ہر گوپال' نہال چند' فیض آباد میں پنڈت منوہر لال زتشی کانپور میں منشی دیا راین نگم' سیتاپور میں جوالا پرشاد برق لکھنؤ میں پنڈت رتن ناتھ سرشار پانڈے پور (بنارس) میں دھنپت رائے پریم چند' الہ آباد میں چرنجی لال- بدایوں میں منشی پرشاد سحر آگرہ میں ماسٹر بنسی دھر پنڈت گوراج کشوردت اور لاہور میں پنڈت ہری چند اختر دیوان مرناتھ اکبری' پنڈت رادھا کشن پنڈت شیو نرائن شمیم' لالہ لاجپت رائے منشی سورج نرائن مہر وغیرہ مشاہیر اہل قلم پیدا ہوئے-

(نقوش لاہور نمبر جولائی 1962ء ص 916 تا 949)

## چھاپہ خانے

مطبع نولکشور لکھنؤ کے مالک منشی نولکشور صاحب کو (سی آئی اے) متوطن بستو ضلع علی گڑھ (1836-1895) بھی ہمیشہ عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا جن کے مطبع نے ہزار ہا اردو' عربی فارسی سنسکرت اور ہندی کا بیش بہا لٹریچر شائع کرنے کا جنوبی ایشیا میں ایک مثالی ریکارڈ قائم کیا- اس شاندار روایت کو منشی نولکشور آنجہانی کے لائق اور ہونہار فرزندوں منشی پراگ نرائن صاحب اور منشی بشن نرائن صاحب بھارگو نے بھی پوری شان سے قائم رکھا اور اردو کی خوب خدمت کی- اس کے علاوہ بھائی بہادر سنگھ کے وزیر ہند پریس نے تواریخ گورو خالصہ مؤلفہ گیانی گیان سنگھ ہی نہیں اور بھی بہت سا اردو لٹریچر شائع کیا- اسی طرح جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب متی بازار لاہور کو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے اردو رسم الخط میں نہایت دیدہ زیب طباعت و کتابت سے آراستہ پیراستہ ''سری گورو گرنتھ صاحب آ د'' شائع کیا اور حاشیہ میں سینکڑوں گورمکھی الفاظ کے اردو میں معانی بھی زیب قرطاس کر کے اردو دان طبقہ کو اس سے استفادہ کی راہیں آسان کر دیں- علاوہ ہندو لٹریچر کے یہ قدیم اور قیمتی اور نایاب نسخہ بھی خاکسار کے ذاتی کتب خانہ کی زینت ہے-

## تراجم مذہبی کتب

اردو زبان میں وید کے تراجم بھی ایک ادبی کارنامہ ہے چنانچہ سام وید' یجروید- رگ وید' بھومکا اور الکھ پرکاش کو اردو میں بالترتیب انند سروپ' دھرم پالی' رام جگن ناتھ' رام موہن اور کنھیا لال نے منتقل کیا- اسی طرح آتما رام نے کلنکی پران کا' رگھوراج نے ماکنڈی پران کا' اتم پران کا دیوان چند نے' وشنو پران کا پنڈت امرناتھ مدن دہلوی نے' شیو پران کا سیوا سنگھ نے اور گنیش پران کا (منظوم) اردو ترجمہ شنکر دیال نے کیا- ویدک شاستر کے مترجم بہاری لال اور مجموعہ اپنشد کے بابو بہاری لال تھے منوسمرتی کے تراجم' ماسٹر آتما رام' دھرم پال رام بھروسہا سوامی دیال اور کرپا رام شرما جگرانوی کے قلم سے شائع ہوئے- بھگوت گیتا کے بہت اردو تراجم ہوئے چند مترجمین کے نام یہ ہیں آتما رام- دوارکا پرشاد افق - رام سہائے تمنا' جانکی ناتھ دہلوی - سوامی دیال شیام سندر لال' پربھو دیال عاشق' شنکر دیال فرحت بشیشور پرشاد لکھنوی و منظوم ترجمہ- مہا بھارت اور رامائن کے بھی بیسویں صدی میں متعدد اردو تراجم اشاعت پذیر ہوئے اور اردو کے شائقین میں بہت مقبول ہوئے- پچھلی صدی میں سکھ مت کا اردو لٹریچر بھی نہایت کثرت سے چھپا اور خصوصاً پنجاب میں نہایت ذوق وشوق سے پڑھا گیا- مثلاً تاریخ دربار صاحب امرتسر (مولفہ سردار ادھم سنگھ) پوتھی شبد نادین محل (تیجا سنگھ سوڈھی) دھرم بچار (جواھر سنگھ) سکھ مت کی تعلیم (دلجیت سنگھ کنور) گرو گوبند سنگھ کا جیون چرتر (دولت رائے) عطر روحانی ترجمہ جپ جی (سردار عطر سنگھ) سچا بلیدان (گوپال سنگھ) گورو ارجن مہاراج کی سوانح عمری (مطبوعہ نولکشور) سکھوں کا روحانی انقلاب (لابر سنگھ)

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو قاموس الکتب اردو جلد اول صفحہ 1101 تا 1172 - ناشر انجمن ترقی اردو پاکستان اردو روڈ کراچی - اشاعت اول جون 1961ء)

## اردو صحافت کے شہسوار

اب ہم متحدہ ہندوستان کی اردو صحافت پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو ہندو اور سکھ دونوں تاریخی قوموں کی اردو نوازی کا ایک نیا اور حیرت انگیز باب کھل جاتا ہے- تاریخ ہند سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد حکومت میں 1832ء میں اردو کو دفتر کی سرکاری زبان قرار دیا گیا- مگر ملک کے غیر مسلم اہل قلم نے صحافت کے ذریعہ زبان اردو کی زریں خدمت کا آغاز 1822ء سے کیا جس کا سلسلہ اب تک رواں دواں ہے- ذیل میں 1822ء سے 1939ء (دوسری جنگ عظیم تک) جاری ہونے والے اخبارات ورسائل (مع ان کے مالکان یا مدیران کا تذکرہ کیا جاتا ہے)

(ماخذ:- ''صحافت پاکستان و ہند میں'' تالیف ڈاکٹر عبدالسلام خورشید- ناشر مجلس ترقی ادب لاہور- طبع اول جون 1963ء - 2-'' پنجاب میں اردو صحافت کی تاریخ مرتبہ ڈاکٹر مسکین علی حجازی ناشر سنگ میل پبلیکیشنز لاہور اشاعت 1977ء)

1822ء جام جہاں نما (کلکتہ) مدیر منشی سدا سکھ-

1845ء قران السعدین (دہلی) رائے بہادر پنڈت دھرم نرائن- فوائد الناظرین (دہلی) ماسٹر رام چندر پانی پتی بنارس اخبار (بنارس) گووندر گھوناتھ-

1846ء خیالی (لکھنو) منشی خیال رام

1847ء محبّ وطن دہلی ماسٹر رام چندر- روائد الشائقین (دہلی) پربھودیال- بنارس گزٹ (بنارس) بابو رگھوناتھ ٹھاٹھے- گوالیار اخبار (گوالیار) خیراتی لال-

1850ء زائرین ہند (آگرہ) مالک لالہ ہربنس رام گلزار پنجاب (گجرانوالہ) ہفت روزہ ایڈیٹر سکنڈمل-

1852ء نور مغربی (دہلی) ایڈیٹر بلور سنگھ- گوالیار اخبار (گوالیار) لچھمن داس-

1853ء آفتاب ہند (بنارس) پہلے ایڈیٹر پرکاش داس پھر بابو نور علی نور (سیالکوٹ) منشی دیوان چند-

1859ء چشمہ فیض گوبندر ناتھ سیالکوٹ منشی دیوان چند

1860ء گنج شائقان (لاہور) جاری کردہ منشی ہر سکھ رائے مدیر پنڈت سورج بھان-

1861ء خیرخواہ ''پنجاب'' مدیر منشی گیان چند شوق

1866ء آفتاب پنجاب (لاہور) دیوان بوٹا سنگھ- ستارہ ہند (سیالکوٹ) منشی دیوان چند ماہنامہ کوہ طور (گوجرانوالہ) منشی دیوان چند ماہنامہ مجمع العلوم چشمہ فیض (گوجرانوالہ) منشی گیان چند

1870ء اتالیق پنجاب- ایڈیٹر منشی پیارے لال-

1880ء- وکٹوریہ پیپر (سیالکوٹ) مدیر منشی گیان چند-

1884ء آئینہ ہند (لاہور) رنگی رام کی زیرادارت-

1885ء شیخ چلی (لاہور) مان سنگھ-

## قیام جماعت احمدیہ کے بعد

1891ء سیالکوٹ پیپر (سیالکوٹ) مالک و مدیر ٹوڈرمل-

1895ء پنجاب آرگن (وزیرآباد) دیوان آتما-

1905ء انڈیا اور پٹوار گزٹ- ایڈیٹر شمشیر سنگھ بی-اے

1913ء ٹمپرنس گزٹ ماہنامہ (گوجرانوالہ) میلا سنگھ سنسار-

1914ء ہفت روزہ کھشتری (گوجرانوالہ) مالک و مدیر سیٹھ چرن داس-

1918ء ماہنامہ حکمت سنیاس (گوجرانوالہ) مدیر لکھمن سنگھ- گوجرانوالہ وار گزٹ (گوجرانوالہ) لالہ خوشی رام ایم اے ہیڈ ماسٹر-

1919ء پرتاپ (لاہور) مہاشہ کرشن-

1920ء بندے ماترم (لاہور) لالہ لاجپت رائے-

1921ء روزنامہ کیسری (لاہور) شام لال کپور- پریم بیلاس (گوجرانوالہ) سرسٹامی مترسین-

1922ء ہفت روزہ رام گڑھیاں شیر (گوجرانوالہ) گوپال سنگھ رام گڑھی- نہنگ (لاہور) مدیر ٹھاکر سنگھ-

1923ء ملاپ (لاہور) مہاشہ خوشحال چند خور سند سابق مدیر ''آریہ گزٹ''

1924ء ریاست (دہلی) دیوان سنگھ مفتون

1926ء ہفت روزہ پنجاب گزٹ ڈاکٹر دیال چند مالک مدیر صداقت (گوجرانوالہ) گیانی جے سنگھ-

1928ء ویر بھارت (لاہور) سوامی گنیش دت گوجرانوالہ گزٹ (گوجرانوالہ) مدیر جہانگیر چند-

1930ء ندھڑک (گوجرانوالہ) جہانگیر چند- حقیقت (گوجرانوالہ) رام لال ولد کرم چند مالک و مدیر- رگڑا (گوجرانوالہ) حویلی رام ولد مکند لال-

1931ء گورو نانک خالصہ کالج میگزین انگریزی- اردو ہندی اور گورمکھی پر مشتمل مجلّہ (گوجرانوالہ) مدیر باوا نرائن سنگھ

1932ء ڈسٹرکٹ گزٹ (گوجرانوالہ) مدیر و مالک دیال چند پنجاب ایڈووکیٹ (گوجرانوالہ) ڈاکٹر دیال چند-

اکالی گزٹ (گوجرانوالہ) ٹھاکہ سنگھ- تجارت (گوجرانوالہ) مالک و مدیر رام لعل- ملاپ خالصہ (گوجرانوالہ) ایشر سنگھ-

1933ء پنجاب موٹر گزٹ (گوجرانوالہ) دیال چند- ماہنامہ برہمن سندیش (گوجرانوالہ) رام لعل- دیہات سدھار (گوجرانوالہ) بیدی شیر سنگھ انسپکٹر آف سکولز- نشان خالصہ (گوجرانوالہ) ٹھاکر سنگھ-

1934ء ہندو ہیراڈ ہندو ملاپ (گوجرانوالہ) ڈاکٹر دیال چند-

1935ء روزنامہ ہندو (لاہور) بھائی پرمانند ہندو سبھائی لیڈر- ڈسٹرکٹ گزٹ (گوجرانوالہ) ڈاکٹر دیال چند- جوبلی (گوجرانوالہ) سرداری لعل-

1936ء سیوک (گوجرانوالہ) اننت رام نارنگ-

1937ء پریم (گوجرانوالہ) ہنس راج وید- منزل (گوجرانوالہ) مدیر و مالک رام لبھایا- خالصہ (گوجرانوالہ) کرتار سنگھ مالک اور مدیر- منشی فاضل ایس طالب مدیر تھے انکم ٹیکس گزٹ (گوجرانوالہ) ڈاکٹر دیال چند- ماہنامہ حکیم (گوجرانوالہ) ڈاکٹر کرم چند مال و مدیر-

1939ء ماہنامہ رنجیت (گوجرانوالہ) بلبیر سنگھ گیانی- ماہنامہ راجپوت (گوجرانوالہ) سوہن لال سوہترہ-

## دوسری جنگ عظیم کے دوران کامیاب ادبی سرگرمیاں

دوسری جنگ عظیم (3 ستمبر 1939ء تا 5 اگست 1945ء) کے دوران ہندوستان کے پچیس لاکھ سپاہیوں نے مشرق بعید سے مشرق وسطی تک بہادری اور شجاعت کی ایک نئی تاریخ رقم کی اور یہی وجہ ہے کہ 17 فروری 1945ء کو حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ ہند نے کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس لندن سے تاریخ ساز خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

''ہندوستان کو اپنے حصول مقصد سے زیادہ دیر تک روکا نہیں جا سکتا- ہندوستان نے برطانوی قوموں کی آبادی کی حفاظت کے لئے پچیس لاکھ فوج میدان میں بھیجی ہے مگر وہ اپنی آزادی کے لئے دوسروں سے بھیک مانگ رہا ہے-

اس انقلاب انگیز تقریر نے پوری برطانوی مملکت میں زلزلہ بپا کر دیا - چنانچہ روزنامہ پربھارت 20 فروری 1945ء نے لکھا:-

''ایک ایک ہندوستانی کو سر ظفراللہ کا ممنون ہونا چاہئے کہ انہوں نے انگریزوں کے گھر جا کر حق کی بات کہہ دی''

اخبار ویر بھارت نے 20 فروری 1945ء کی اشاعت میں یہ تبصرہ کیا کہ :-

''سر ظفراللہ نے کامن ویلتھ میں بجا طور پر یہ سوال کیا کہ جس ہندوستان کے پچیس لاکھ سپاہی دنیا کو آزاد کرانے کے لئے لڑ رہے ہیں کیا اس کو بدستور غلام رہنا باعث شرم نہیں''-

روزنامہ پرتاپ مورخہ 22 فروری 1945ء نے اس معرکہ آراء تقریر کا ذکر ان الفاظ میں کیا:-

''لنڈن میں آپ نے جو تقریریں کی ہیں ان سے ہندوستان تو کیا ساری کامن ویلتھ میں تہلکہ مچ گیا ہے............ آپ نے برطانوی حکمرانوں کو وہ کھری کھری سنائیں کہ سننے والے دنگ رہ گئے- برطانوی حکومت کے درجنوں تنخواہ دار ایجنٹوں کے کئے کرائے پر آپ کی ایک تقریر نے پانی پھیر دیا''-

جنگ عظیم ثانی کے دوران ہندوستانی سپوتوں نے حرب وضرب کے بے مثال جوہر ہی نہیں دکھائے بلکہ اردو ادب کے ملکی محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جس کا کسی قدر اندازہ دہلی سے شائع ہونے والے انجمن ترقی اردو ہند کے ترجمان ''ہماری زبان'' کے اس دور کے فائلوں سے بخوبی ہو سکتا ہے- ایسا دکھلائی دیتا ہے کہ مسلمان ہندو اور سکھ اردو کو ترقی دینے میں دیوانہ وار پوری بے جگری سے سرگرم عمل ہیں اور ہر مورچہ پر سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں- یہی وہ زمانہ ہے جبکہ ہندو لیڈروں نے حیدر آباد کے مقام خیتل گوڑہ میں دسہرے کی تقریب پر اردو میں تقریریں کیں دائرہ اردو گیا کا ادبی اجلاس شرما جی دوڑ کے زیر صدارت ہوا- شمالی بنگال میں کامیاب اردو کانفرنس ہوئی جس کے سرپرست بابو سراوندو نرائن راؤ تھے چنانچہ انہوں نے دیناج پور کی انجمن ترقی اردو کے صدر کے نام 27 جنوری 1943ء بران فیلڈ روکلکتہ سے جذبات تشکر سے لبریز مکتوب لکھا کہ ''جناب مکرم میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے دیناج پور میں ہونے والی کانفرنس کا سرپرست انتخاب کیا' بحیثیت اردو کے ایک شیدائی کے جسے میں ہندوستان کی لنگوا فرینکا مانتا ہوں- میں انشاء اللہ کانفرنس میں شریک ہوں گا حسن اتفاق سے میری تعلیم وتربیت یوپی میں ہوئی اور مدت تک دہلی قیام رہا یہ مقامات فصیح اردو اور کلچر کے مرکز ہیں اور ان دنوں کو بڑی مسرت سے یاد کرتا ہوں جب میں بہت اچھی اردو بولتا تھا-

(ہماری زبان یکم مارچ 1943ء صفحہ 3)

28/دسمبر 1943ء کو جے پور میں ایک غیر طرحی مشاعرہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں علاوہ دوسرے مقامی سخنوروں کے مندرجہ ذیل شعرائے عظام نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا من موہن لال بسمل فتح لال صاحب کالا (ہماری زبان 16 فروری 1944ء صفحہ 18) 1944ء کے شروع میں امرتسر میں انجمن ترقی اردو کا قیام ہوا جس کے نائب صدر جناب برہم ناتھ دت قاسر مقرر ہوئے (ہماری زبان ہماری زبان صفحہ 20) اس سال کے آخر میں 22/ دسمبر 1944ء کو لاہور میں میاں بشیر احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا مدیر ہمایوں کی کوٹھی میں لاہور کے مشاہیر ادباء کا نمائندہ اجلاس ہوا جس میں بیرسٹرایٹ لا بی ایل رلیارام سیکرٹری وائی ایم سی اے نے بھی شرکت فرمائی- اس اجلاس میں انجمن ترقی اردو پنجاب کا قیام عمل میں آیا جس کے شعبہ ادب و انتقاد کے ارکان میں پنڈت ہری چند اختر جگن ناتھ آزاد اور پروفیسر گوربچن طالب بھی شامل کئے گئے-

(ہماری زبان 16 جنوری 1945ء صفحہ 3)

انہی دنوں پنڈت بنارس داس پریذیڈنٹ یوپی جرنلسٹ کانفرنس نے ایک انٹرویو میں اپنے دلی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا-

''ہندی اور اردو کے مصنفوں کو تمام آسانیاں دیں تا کہ وہ ان دونوں طرزوں کو سیکھ کر ایک مشترک زوردار طرز مرتب کریں- ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ بال مکند گپتا اور پریم چند جی اردو کا عطیہ تھے جو ہندی کو ملا اور ایسے ہی پنڈت سدرشن ہیں- پنڈت پدم سنگھ شرما نے اس موضوع پر ایک بہت اچھی کتاب لکھی تھی جس کا نام ہی اردو- ہندی- ہندوستانی- تھا- اس کتاب کو الہ آباد کی ہندوستانی اکیڈمی نے شائع کیا تھا- پنڈت شرما کو دونوں زبانوں میں بے نظیر قدرت حاصل تھی- اس میں شک نہیں کہ ہم اردو جانے بغیر ہندی کے اچھے مصنف نہیں بن سکتے اور اردو کے مصنفوں کو بھی اپنی زبان کی ترقی کے لئے ہندی جاننا ہوگا تا کہ وہ اسے عوام میں مقبول بنا سکیں- بدقسمتی سے نہ ہندی ساہتیہ سمیلن اور نہ ہندوستانی پرچار سبھا نے کوئی عملی قدم اٹھایا ہے جس سے مصنفوں کی زبان میں ترقی ہو- مصنف ہی زبان پیدا کیا کرتے ہیں-

میں نے وردھا کانفرنس میں دس برس کے پروگرام کی سفارش کی تھی- یہ ایک ادبی تجویز تھی''

(ہماری زبان پہلی مئی 1945ء صفحہ 3)

## اردو کے حضور نذرانہ عقیدت

☆ رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو

اردو زبان ہندو مسلمان دونوں کو اپنے آباؤ اجداد سے ایک مشترکہ ومقدس ترکے کی حیثیت سے ملی ہے جو قطعاً نا قابل تقسیم ہے۔

☆ پنڈت جواہر لال نہرو

اردو کو مسلمانوں کی زبان قرار دینا بے معنی بات ہے۔ اردو سرزمین ہند میں پیدا ہوئی۔''

☆ رائٹ آنریبل سری نواس شاستری

مدراس کے ایک کالج میں ایک قومی زبان کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے موصوف نے فرمایا۔ بہت سی مادری زبانوں کی بھیڑ سے قومی زندگی کی سرسبزی کی کھنڈت ہے اس میں شک نہیں ہے کہ ہندوستانی اردو کبھی نہ کبھی یہ حیثیت حاصل کرلے گی''۔

☆ مسٹر گارسن وتاسی۔ یورپین سیاح

اردو زبان نے سارے ہندوستان میں وہی مرتبہ حاصل کیا ہے جو فرانسیسی زبان نے یورپ میں۔ یہی وہ زبان ہے جو سب سے زیادہ استعمال میں آتی ہے۔ عدالتوں اور شہروں میں اسی سے کام لیتے ہیں۔

☆ سر ہنری گڈنی

بے شک کامل غور کے بعد میری یہ رائے ہے کہ انگریزی کے بعد اردو ہی ہندوستان کی لنگوا فرینکا ہے مجھے تو مشرق اور مغرب کی تمام زبانوں میں اردو سب سے پیاری لگتی ہے''

☆ سر آروشیر لال

''جامعہ عثمانیہ میں آپ نے ایک ایسے کام کا بیڑا اٹھایا ہے اور اس میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کرلی ہے جو اس ملک کی تعلیمی تاریخ میں بے مثل ہے غیر زبان میں تعلیم دینے کے نظام کی خامیوں کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے مثلاً طلباء کے حافظے پر بے جا بار پڑنا۔ جدت کا پامال ہونا۔ تعلیم یافتہ جماعتوں اور عوام میں ایک نا قابل عبور خلیج کا حائل ہونا آپ ایک ایسی جامعہ کا قیام عمل میں لائے جس کا ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ یہ آپ کی وسیع النظری اور اعلیٰ ہمتی کی دلیل ہے آپ نے نہ صرف طلباء کو غیر زبان کے جوئے سے آزاد کیا ہے بلکہ اردو زبان اور ادب کو پروان چڑھانے میں ایک زبردست تحریک عمل بہم پہنچائی ہے''۔

☆ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس

جامعہ عثمانیہ تمام ہندوستان میں اپنی قسم کا واحد اور کامیاب تجربہ ہے جہاں ایک ہندوستانی زبان ذریعہ تعلیم ہے۔

☆ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی

یہ شرف اردو زبان ہی کو حاصل ہے کہ وہ بلحاظ جغرافی حدود ہندوستان کے ہر حصہ ملک کا مشترکہ سرمایہ ہے اور اس زبان کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ہندو مسلم تمدن کے امتزاج سے پیدا ہوئی ہے''۔

☆ ڈاکٹر تارا چند سیکرٹری ہندوستانی اکاڈمی

''ہمیں تمام زبانوں پر ایک نظر ڈالنی چاہئے جنوبی ہندوستان میں جو زبانیں رائج ہیں وہ ایسی ہیں کہ کل ہندوستان کی زبان نہیں بن سکتیں کیونکہ ان میں اتنی لچک نہیں ہے۔ شمالی ہندوستان کی تمام زبانوں میں کچھ تو مقامی ہیں جیسے پنجابی وغیرہ اور کچھ ایسی ہیں جو ہر جگہ بولی اور سمجھی نہیں جاتی ہیں اس لئے تمام لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ اردو ہی سارے ہندوستان کی زبان بن سکتی ہے اس میں بڑی استعداد اور لچک ہے اردو کو ترقی دینے کے لئے دونوں قوموں کو یکساں کوشش کرنا چاہئے''۔

☆ سر رادھا کرشن (وائس چانسلر جامعہ بنارس)

''ہندوستانی اردو کو ہندوستان کی عام زبان بنانے کی ملک کے گوشے گوشے میں مختلف کوشش کی جارہی ہے لیکن یہ حقیقت باعث دلچسپی ہوگی کہ جامعہ عثمانیہ میں مادری زبان ہندوستانی جو ملک کی عام زبان ہے ان کے حصول کے تشفی بخش مواقع موجود ہیں ان گراں قدر تجربات سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں مستفید ہونے کا موقع ملے گا۔''

☆ مسٹر راج گوپال اچاری

''حیدر آباد نے اردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دے کر ہندوستان کی مشترکہ زبان کی نہایت اہم خدمت انجام دی ہے اور اردو میں تعلیم دینے کا یہ کامیاب تجربہ عزم اور ہمت کا ایک کارنامہ ہے جس کے کل ہند ہونے کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے''۔

☆ پنڈت رگھوپتی سہائے فراقؔ (گورکھپور)

اردو کا مستقبل اب تاریک نہیں وہ اس ہندوستانی کی شکل میں جو دراصل اردو ہی سارے ہندوستانیوں کے لئے باہمی ربط کا ایک موثر اور لازمی ذریعہ ثابت ہوگی ہندوستان سے باہر بھی اردو کو ایک خاص درجہ حاصل ہے۔

☆ رائے بہادر بابو رام کومل (ساہی)

اردو مسلمانوں کی زبان ہے اور ہندی ہندوؤں کی ایسا کہنے والوں کو میں ملک اور وطن کا دشمن سمجھتا ہوں اور اس کو سیاسی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھا دینا ملک اور قوم کے ساتھ ایسی غداری ہوگی جس کو مورخ ذلیل ترین عنوانات سے تاریخ کے صفحوں پر پھیلائے گا۔''

☆ جناب بھگوت شرن اوپادھیائے

اردو زبان ہندو مسلمانوں کے پرمحبت تعلقات کی یادگار ہے لیکن افسوس ہے کہ آج کچھ لوگ فرقہ وارانہ تعصب سے اس قدر مدہوش ہو رہے ہیں کہ اردو کو مسلمانوں کی زبان قرار دے کر اسے صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں اور اس کی جگہ وہ عجیب و غریب زبان رائج کرنا چاہتے ہیں جو سرتا سرنا قابل فہم الفاظ پر مشتمل ہے۔

☆ پروفیسر آر سبا راؤ

زبان کسی ملک کی زندگی کی روح ہوتی ہے اردو مشترکہ زبان کو اس وسیع ملک کے تمام طول وعرض میں آسانی کے ساتھ بولی اور سمجھی جاتی ہے قومی اتحاد کی مضبوط بنیاد بنایا جاسکتا ہے۔''

(رسالہ ہماری زبان دہلی پہلی مئی 1945ء صفحہ 9)

☆ دو نہایت دلچسپ انکشافات

**اول:۔** دہلی کے اخبار ''چنگاری'' میں نومبر 1942ء کی ایک اشاعت میں یہ ادارتی نوٹ سپرد اشاعت ہوا کہ:۔ ''علامہ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی نے اپنی ایک تازہ تقریر میں یہ انکشاف فرمایا ہے کہ زبان اردو میں پہلی غزل عہد شاہجہاں کے نامور شاعر پنڈت چندر بھان برہمن نے لکھی تھی''۔

مدیر اخبار ''ہماری زبان'' نے اس نقطہ نگاہ سے سو فیصدی اتفاق رائے ظاہر کرتے ہوئے مزید تحریر کیا کہ:۔

''یہ اردو غزل جس کو میں اب تک کی دریافت کے مطابق اولین مکمل غزل سمجھتا ہوں پنڈت چندر بھان تخلص برہمن کے کلیات مطبوعہ کے صفحہ 112 میں موجود ہے۔ اور میرے کتب خانے کی ایک قدیم بیاض میں ملتی ہے برہمن کشمیری برہمن تھے''۔

انہوں نے اس نوٹ کے بعد ''غزل برہمن'' کے زیرعنوان اس کے چھ اشعار بھی حوالہ قرطاس کئے۔ اس شمارہ میں اس نظریہ کی تائید میں مدیر اردوئے معلیٰ جناب حسرت موہانی کا صفحہ 4-5 پر تحقیقی مضمون بھی شامل اشاعت کیا گیا۔ جس کا عنوان تھا ''زبان اردو کا پہلا غزل گو پنڈت چندر مان برہمن''۔ اس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا اصل وطن اکبر آباد تھا۔ شاہجہان اور محی الدین اورنگ زیب شاہ عالمگیر کے زمانہ میں وہ کئی شاہی مناصب وخطابات سے سرفراز ہوئے۔ ان کا فارسی دیوان فطرت وکلیم کے اشعار کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ ان کے کلام میں تصوف کا ایسا گہرا رنگ تھا کہ اس میں اور کسی مسلمان شاعر کے کلام میں مطلق تمیز نہیں ہوسکتی۔ آخر عمر آپ بنارس میں سکونت اختیار کرکے ریاضت وعبادت میں مصروف ہو گئے اور 1663ء 1073ھ میں انتقال کیا۔

**دوم:۔** مرزا تفتہ جو اردو کے عظیم شاعر غالب (ولادت 27 نومبر 1797ء وفات 15 فروری 1869ء) کے چہیتے شاگرد تھے دراصل یگانہ روزگار ہندو ودوان تھے جن کا اصل نام منشی ہرگوپال تھا اور مشہور بھارتی سائنسدان جناب ڈاکٹر سر شانتی سروپ بھٹناگر (ڈائریکٹر کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ) جنہوں نے 19 اپریل 1946ء کو قادیان میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا حضرت مصلح موعود کی موجودگی میں افتتاح فرمایا منشی ہرگوپال (مرزا تفتہ) کے نواسے تھے۔ چنانچہ وسط 1943ء میں جب آپ کو لنڈن کی مشہور عالم رائل سوسائٹی کے فیلو ہونے کا اعزاز عطا ہوا تو اخبار ''ہماری زبان'' نے اپنی یکم ستمبر 1943ء کی اشاعت میں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حسب ذیل نوٹ شائع کیا۔

☆ سر شانتی سروپ بھٹناگر

ایسا کم دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک شخص سائنس اور ادب دونوں میں دلچسپی رکھتا ہو اور یہی نہیں کہ دلچسپی رکھتا ہو بلکہ ایک طرف سائنس میں نئی دریافتیں کرتا ہو اور حکومت ہند کے ایک بڑے سائنسی ادارے کا صدر ہو۔ اور دوسری طرف اردو کا اچھا شاعر بھی ہو۔ یہ اوصاف ہم سر شانتی سروپ بھٹناگر میں پاتے ہیں آپ مرزا غالب کے چہیتے شاگرد مرزا تفتہ کے نواسے ہیں طبیعیات اور علم کیمیا میں اس قدر شغف وانہماک کے ساتھ ساتھ بزرگوں کی روایات ادبی کو زندہ رکھنا آپ ہی کا کام ہے۔ حال میں آپ لندن کی نامی گرامی علمی انجمن رائل سوسائٹی کے فیلو بنائے گئے ہیں۔ اس امتیاز پر ہم موصوف کو خلوص دل سے مبارک باد دیتے ہیں یہ وہ علمی اعزاز ہے جو اب سے پہلے دو چار ہی ہندوستانیوں کے حصے میں آیا ہے۔

## اختتامیہ

اس تحقیقی علمی مضمون کا اختتامیہ رئیس المتغزلین جناب حسرت موہانی (1951-1875ء) کے نہایت دلآویز' الفت ومحبت سے لبریز اور شانتی اور پریم کے عطر سے ممسوح حد درجہ پیارے الفاظ کی نذر کرتا ہوں علامہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''دل بستگی عجیب چیز ہے اور دل بستگی سخن عجیب بھی ہے اور لطیف بھی اسی کی بنا پر چندر بھان برہمن اکبر آبادی کے نام سے مجھے محبت ہے۔ اوروں سے بھی گرویدہ ہوں لیکن اس کا دل دادہ ہوں دیوانہ ہوں۔

کف پائے برزمینے کہ رسد تو نازنیں را
بلب خیال بوسم ہمہ عمر آں زمیں را

ہائے وہ بھی کیا دن ہوں گے کہ گوربخش حضوری ملتانی اور آنندرام مخلص لاہوری۔ بیدل وخان آرزو سے اس خلوص سے ملا کرتے تھے کہ آج مسلمان مسلمان سے نہیں ملتا'۔ مرزا غالب ومنشی ہرگوپال تفتہ کی خصوصیات محبت نے تفتہ کو مرزا تفتہ بنا دیا تھا۔ مرزا جعفر علی حسرت کی سرپ سکھ دیوانہ کے ساتھ کچھ ایسی ارادت مندیاں تھیں کہ آج کسی ہندو کو ہندو سے بھی نہیں ہوتیں۔

(ہماری زبان یکم ستمبر 1942ء صفحہ 4)

مدیر ''ریاست'' جناب دیوان سنگھ مفتون میرے ہم وطن تھے میں 1935ء سے نومبر 1947ء تک قادیان (بھارت) کی مقدس اور خدا نما سرزمین میں سکونت پذیر رہا اور 12 سال تک اس کی پرانوار اور مبارک فضاؤں سے اکتساب فیض کیا اور یہی میری عمر کا قیمتی ترین سرمایہ حیات ہے اور اب میں اپنے محبوب وطن پاکستان کے شہری ہونے کا فخر رکھتا ہوں۔ اے کاش میری زندگی میں میری یہ حسرت پوری ہو جائے کہ بھارت اور پاکستان دو آزاد مملکتوں کے باوصف اپنی پیاری زبان اردو کی پورے برصغیر میں سرکاری سطح پر ترویج واشاعت پر متفق ہو جائیں اور ایک ایسا نا قابل تسخیر بلاک جنوبی ایشیا کے نقشہ پر ابھر آئے جس کی برکات کو دیکھ کر امریکہ فرانس چین

اور روس کی آنکھیں بھی خیرہ ہو جائیں۔ حضرت مصلح موعود ارشاد فرماتے ہیں۔

محمود کیا بعید ہے دل پر جو قوم کے
نالہ اثر کرے یہ کسی نوحہ خوان کا

مجھے یقین کامل ہے کہ میری یہ دلی تمنا اور قلبی آرزو انشاء اللہ بتوفیقہ تعالیٰ بالآخر جلد یا بدیر ضرور پوری ہوگی کیونکہ حضرت مصلح موعود نے سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 5 الا بلسان قومه سے دسمبر 1960ء میں یہ روح پرور اور لطیف استدلال فرمایا تھا کہ:-

''چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر ٹھہر نہ سکے گی''

(تفسیر کبیر صفحہ 444 جلد سوم)

خدا کرے کہ برصغیر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر خطہ اور ہر مقام پر اردو کی پیاری اور پرشوکت آواز نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اسی طرح سنائی دینے لگے جس طرح سری کرشن جی مہاراج کی بانسری کے پر کیف نغموں سے ایک عالم گونج اٹھا تھا۔

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

(اقبال)

مرسلہ: مکرم علیم احمد صاحب

# شذرات اخبارات ورسائل کے مفید اقتباسات

## مراکش کی آزادی اور حضرت چوہدری ظفراللہ خان

اشتیاق بیگ اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

مراکش پر اس وقت فرانس کا تسلط تھا اور فرانسیسی اسے اپنی ایک نوآبادیاتی سمجھتے تھے۔ مراکش کے موجودہ بادشاہ کے دادا محمد پنجم مرحوم کی قیادت میں مراکش کی فرانس سے آزادی کی تحریک جاری تھی۔ 1952ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک اجلاس کے موقع پر محمد پنجم کی طرف سے بھیجے گئے تحریک آزادی کے اہم لیڈر احمد عبدالسلام بلفرج سیکورٹی کونسل میں مراکش کی آزادی کے حق میں بولنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرانسیسی نمائندے نے انہیں یہ کہہ کر بولنے سے روک دیا کہ مراکش فرانس کی ایک کالونی ہے، لہٰذا احمد عبدالسلام بلفرج کو اس پلیٹ فارم پر بولنے کی اجازت نہیں۔ **اجلاس میں پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان بھی موجود تھے، جب انہوں نے ایک اسلامی ملک کے ساتھ فرانس کا یہ رویہ دیکھا تو انہوں نے احمد عبدالسلام بلفرج کو پاکستانی شہریت کی پیشکش کی۔** اس سلسلے میں نیویارک میں واقع پاکستانی سفارتخانے کو رات گئے کھلوایا گیا اور احمد عبدالسلام بلفرج کو پاکستانی پاسپورٹ جاری کیا گیا۔ دوسرے دن احمد بلفرج نے ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے پاکستان چیئر سے جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کیا اور مراکش کی آزادی کے لئے آواز بلند کی جس کے بعد مراکش کی آزادی کی تحریک نے زور پکڑا۔ 28/اگست 1953ء کو محمد پنجم نے مڈغاسکر میں جلاوطنی اختیار کر لی اور وہاں سے تحریک کو جاری رکھا۔ 16 نومبر 1955ء میں محمد پنجم مراکش واپس لوٹے اور تحریک آزادی کے نتیجے میں 19 نومبر 1956ء میں مراکش کو فرانس کے تسلط سے آزادی حاصل ہوئی، جس کے بعد بادشاہ محمد پنجم نے احمد عبدالسلام بلفرج کو مراکش کا پہلا وزیر اعظم نامزد کیا۔ **احمد بلفرج آج اس دنیا میں نہیں مگر جب تک وزیر اعظم کے منصب پر فائز رہے انہوں نے اپنے دفتر میں مذکورہ پاکستانی پاسپورٹ کی کاپی آویزاں رکھی۔ وہ اپنے دفتر میں آنے والے ہر شخص کو بڑے فخر سے بتاتے تھے کہ ''مراکش کی آزادی کی تحریک کے دوران پاکستان اور پاکستانی پاسپورٹ نے ان کی بڑی مدد کی۔''** مذکورہ 61 سال پرانے پاسپورٹ کی ایک کاپی آج بھی میرے پاس محفوظ ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب الجیریا اور مراکش میں فرانس سے آزادی کی جنگ لڑی جا رہی تھی تو مراکشی عوام کو پاکستان کی طرف سے ہر طرح کی مدد حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مراکش کے لوگ فرانس کے تسلط سے نجات کے لئے پاکستان کی کاوشوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اپنے دلوں میں پاکستان کے لئے انتہائی خلوص اور محبت کے جذبات رکھتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور 7/اگست 2013ء)

## اب حضرت عیسیٰؑ آہی جائیں

مسرت قیوم اپنے کالم لفظوں کی پھوار میں لکھتی ہیں:

ایک کالم نگار کو عموماً ''ای میلز اور ٹیلی فون کالز'' موصول ہوتی رہتی ہیں۔ عمومی طور پر قارئین کا ردعمل جہاں کبھی کبھار بہت جذباتی ہوتا ہے وہاں خصوصی طور پر بہت سے مواقع پر ''کالم نگار'' سمیت ہر شخص کی دل کی آواز بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک شخص کا مجھے فون آیا۔ حسب رواج ''کالمز'' کی تعریف مدح کے بعد کہنے لگے کہ لاکھوں لوگ حج وعمرہ پر جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ ''اپنے کالم'' کے ذریعہ لوگوں سے التماس کریں کہ اس مرتبہ ''رمضان المبارک'' میں جب ''عمرے'' پر جائیں تو دعا کریں کہ اے ''اللہ تعالیٰ'' حضرت ''عیسیٰ علیہ السلام'' کو بھیج ہی دیں۔ بہت ہوگیا...... میں سوچ میں پڑ گئی کہ کیا واقعی حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ لوگ اب ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام'' کی آمد کے شدت سے منتظر ہیں...... یہ بھی یاد رکھیں کہ متذکرہ بالا بات کسی ایک شخص کی نہیں بلکہ لاکھوں لوگوں کی خواہش ہے...... لوگ شکوہ کناں ہیں...... ناراض ہیں، رنج، افسوس کی کیفیت میں رہتے ہیں کیونکہ حالات وخبریں ہی ایسی جو پڑھنے، سننے کو ملتی ہیں...... کیا یہ خبر ایسی نہیں کہ جو آپ کو ہلا کر رکھ دے۔ اور آپ ایسی خواہش کرنے لگیں۔ ہر طرف دہشت، موت، مایوسی کا راج ہے۔ ایک خوف ہے جو ہر کسی کو پریشان کئے ہوئے ہے۔ بلوچستان، سندھ سوگ میں ہیں۔ کاروبار بند سڑکیں سنسان۔ ادھر ''لاہور'' میں بھی کچھ ایسی ہی وارداتوں کی خبریں چھپ رہی ہیں۔ ایک طرف ''سٹیٹ بنک'' وارننگ دے رہا ہے کہ بجلی کی قلت، بدامنی، ترقی کی راہیں مسدود کر رہی ہیں۔ مزید براں مہنگائی بڑھ سکتی ہے۔ دوسری طرف ''چیف جسٹس سندھ ہائیکورٹ'' نے فرمایا ہے کہ انتظامیہ تعاون نہیں کر رہی۔ عدلیہ تنہا کچھ نہیں کر سکتی۔ جس معاشرہ میں انصاف کو ناممکن بنا دیا جائے۔ منصب دار انصاف کی بے توقیری کو معمول بنا لیں۔ انصاف کے اداروں کو بے بسی کی علامت بنا دیا جائے وہاں واقعی اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آہی جانا چاہئے۔

(روزنامہ نوائے وقت 28 جون 2013ء)

## مسجد مینار اور لاؤڈ سپیکر

اصغر علی گھرال لکھتے ہیں:

فتح مکہ کے وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت بلالؓ کو ہدایت فرمائی کہ وہ کعبہ کے قریب جبل ابو قیس پر سے اذانیں دیں۔ اذان کے لئے مینار کا رواج بنو امیہ کے دور میں شروع ہوا۔ 84 ہجری میں قیروان کے مقام پر سیدی عقبہ کی مسجد میں حسن بن نعمان نے پہلا مینار تعمیر کروایا۔ مگر میناروں کو مختلف مساجد میں بنوانے کا شرف خلیفہ بن ولید (182 ہجری تا 196 ہجری) کو حاصل ہے۔ مکہ، مدینہ، دمشق اور دیگر اسلامی سلطنتوں میں مساجد میں مینار تعمیر کروائے۔ اس کے بعد بتدریج میناروں کی خصوصی وضع قطع اسلامی فن تعمیر کا ایک لازمی جزو بن گئی۔ ہر زمانہ اور ہر ملک میں جہاں جہاں بھی مساجد تعمیر ہوئیں خوبصورت سے خوبصورت مینار تعمیر کرائے گئے اور یہ اسلامی ممالک اور شہروں کا ایک لازمی نشان بن گیا۔

موجودہ دور میں میناروں کی اونچائی بھی حالات کے مطابق اونچی سے اونچی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بنیادی طور پر مینار کا مقصد یہ تھا کہ مؤذن زیادہ اونچائی سے اذان دے سکے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ محلّہ والوں کو نماز کے وقت کی خبر ہو سکے۔ اور نماز باجماعت میں بروقت شامل ہو سکیں۔ لیکن جیسے ہی ٹیکنالوجی (Technology) نے قدم آگے بڑھایا۔ لاؤڈ اسپیکر کی ایجاد ہوئی۔ تو ان میناروں کے ڈیزائن (Design) پر بھی اس کا اثر پڑا۔ سیڑھیاں کم ہونی شروع ہوگئیں اور آہستہ آہستہ اب تو ختم ہوگئی ہیں۔ لاؤڈ اسپیکر میناروں پر چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب مینار صرف نشان (Symbol) کے طور پر مسجد کا حصہ بن کر رہ گئے ہیں۔

جب لاؤڈ سپیکر ایجاد ہوا۔ تو اس وقت کے علماء کے درمیان لاؤڈ سپیکر کا مسجد میں استعمال پہلے پہلے کافی دیر تک متنازعہ رہا۔

''امرتسر (ہندوستان) میں مسجد خیر دین غالباً پہلی مسجد تھی جہاں لاؤڈ سپیکر نصب ہوا مگر ہندوستان بھر کے مسلمانوں میں اس کے خلاف زبردست ہیجان تھا۔ تمام ہندوستان کے قابل ذکر علماء کرام اور مفتیان دین نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ دے رکھا تھا۔ استدلال یہ تھا کہ یہ ایک بدعت ہے شیطانی آلہ ہے۔ ہمارے اسلاف اس کے بغیر کام چلاتے رہے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر بے وضو ہوتا ہے اس کا مسجد میں کیا کام؟ مذہبی بحثیں چلتی رہیں مگر یہ ''شیطانی آلہ'' پسپا نہیں ہوا۔ ٹس سے مَس نہیں ہوا۔ آگے ہی آگے بڑھتا رہا۔ اس کی فتوحات جاری رہیں اور اب تو ہندوستان میں شائد ہی کوئی مسجد اس کی دست برد سے محفوظ ہو گی۔ البتہ اس کی مخالفت میں مقدس فتاویٰ آج بھی ہماری دینی کتب کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ بلکہ اب تو مسجدوں میں لاؤڈ سپیکر کا بے تحاشا استعمال ایک Nuisance کے زمرہ میں داخل ہوگیا ہے۔''

(''اسلام یا ملا ازم'' ایڈووکیٹ اصغر علی گھرال)

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال جماعتی تعلیمی ادارہ جات سے جماعت نہم، دہم، فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کے طلباء وطالبات آغا خان بورڈ کی جانب سے امتحانات میں شامل ہوئے۔ ان امتحانات میں ہمارے بعض بچوں نے مختلف مضامین میں آغا خان یونیورسٹی ایگزامینشن بورڈ میں اپنے ریجن (پنجاب، خیبر پختون خواہ، گلگت بلتستان) میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

اول پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

| نمبر شمار | نام طالب علم/ طالبہ علم | سکول | مضمون | کلاس | گریڈ |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | باسمہ رحیم | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول | انگلش | نہم | A-1 |
| 2 | شب نور | بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | اسلامیات | نہم | A-1 |
| 3 | طوبیٰ نور ظفر | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول | اسلامیات | نہم | A-1 |
| 4 | ملیحہ احمد عیشا | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول | پاکستان سٹڈیز | نہم | A-1 |
| 5 | کنز ایوسف | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | میتھ | نہم | A-1 |
| 6 | شعیب منور | ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ | کمپیوٹر سائنس | نہم | A-1 |
| 7 | ملیحہ احمد عیشا | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول | کیمسٹری | نہم | A-1 |
| 8 | عائشہ احمد | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول | بیالوجی | نہم | A-1 |
| 9 | حافظہ عطیۃ الرحیم | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | اردو | دہم | A-1 |
| 10 | فریال چیمہ | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول | اسلامیات | دہم | A-1 |
| 11 | فریال چیمہ | نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول | پاکستان سٹڈیز | دہم | A-1 |
| 12 | ملیحہ شفیق | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | میتھ | دہم | A-1 |
| 13 | طوبیٰ احمد | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | اردو | فرسٹ ائیر | A-1 |
| 14 | صمیم الرحمٰن احمد | نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج | فزکس | فرسٹ ائیر | A-1 |
| 15 | تحریم احمد | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | انگلش | سیکنڈ ائیر | A-1 |
| 16 | راجہ ظہیر احمد | نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج | اردو | سیکنڈ ائیر | A-1 |
| 17 | حافظ فارعہ نعیم | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | اسلامیات | سیکنڈ ائیر | A-1 |
| 18 | ہدیۃ الرحمٰن مبارکہ | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | اسلامیات | سیکنڈ ائیر | A-1 |
| 19 | سدرہ نایاب | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | میتھ | سیکنڈ ائیر | A-1 |
| 20 | فضہ احمد مہوش | مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول | کمپیوٹر سائنس | سیکنڈ ائیر | A-1 |
| 21 | منور رضا | ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ | Statistics | سیکنڈ ائیر | A-1 |

(نظارت تعلیم)

## فضل عمر ہسپتال میں مریضوں سے ملاقات کے اوقات کار

فضل عمر ہسپتال میں داخل مریضوں سے ملاقات کے اوقات کار درج ذیل ہیں۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ ان اوقات کار کو مدنظر رکھ کر مریضوں کی عیادت کیلئے ہسپتال تشریف لایا کریں۔ اوقات کار کی پابندی بہت ضروری ہے ورنہ مریض اور عملہ ہسپتال کیلئے مشکلات کا باعث ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو ہمراہ نہ لایا کریں۔

جمعہ اور رخصت کے ایام میں
صبح 10 بجے تا 12 بجے
روزانہ شام 5 بجے تا 7 بجے

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆......☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ 2

کے میدان میں اترنا اب افرادِ جماعت کا کام ہے۔ آپ پر منحصر ہے کہ کس حد تک اس کو بجا لاتے ہیں۔ اخباروں نے تو (بیت) کے حوالے سے خبریں لگا دیں کہ (دین حق) نے جھنڈے گاڑ دیئے۔ خلیفہ نے کہا کہ سترھویں صدی میں مسلمانوں کو یہاں سے نکالا گیا تھا اب ہم نے واپس یہاں آنا ہے۔ لیکن صرف ان خبروں سے تو ہمارا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس سے ملتی جلتی خبریں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے حوالے سے بھی اخباروں میں شائع ہوئی تھیں جب (بیت) بشارت پیدروآباد کا افتتاح ہوا تھا۔ لیکن جائزہ لیں۔ کیا گزشتہ تیس سال میں ہم نے کچھ حاصل کیا۔ پس ترقی کرنے والی قومیں اخباری خبروں سے خوش نہیں ہوتیں۔ مقصد حاصل کرنے والی قومیں ریسپشن میں یا دوستوں کی مجالس میں مہمانوں کے جذباتی اظہار سے خوش نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اپنے جائزے لیتی ہیں۔ نئے نئے پروگرام بناتی ہیں۔ آپس میں ایک اکائی بن کر نئے عزم کے ساتھ اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔ اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتیں جب تک اپنے مقصد کو حاصل نہ کرلیں۔

### چھوٹی چھوٹی باتوں سے بے پرواہ ہوکر اکائی کی طرف توجہ دیں

چھوٹی چھوٹی باتیں اُن کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس ٹوہ میں نہیں رہتیں کہ امیر جماعت نے یا صدر جماعت نے میرے متعلق کیا بات کی تھی بلکہ ایسی باتیں پہنچانے والوں کو ترقی کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مَیں نے تو زمانے کے امام کے ساتھ عہدِ بیعت باندھا ہوا ہے اور اُسے میں نے پورا کرنا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ ان باتوں کی طرف توجہ تو میرے خیالات کو منتشر کر دے گی اور مَیں اپنے مقصد کو بھول جاؤں گا۔ اپنے ہم وطنوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے میں یہ باتیں آپس کی چپقلشیں روک بن جائیں گی۔ میرے سے تفرقہ کا اظہار ہوگا۔ اس طرح میں اپنی دنیا و عاقبت برباد کرنے والا بن جاؤں گا۔ پس اگر تمہیں میرے سے ہمدردی ہے، اگر تمہیں جماعت سے ہمدردی ہے تو یہ باتیں مجھ تک نہ پہنچاؤ بلکہ کسی شخص کو بھی ان کے بارے میں جو باتیں تم سنو، وہ نہ بتاؤ کیونکہ یہ چغلی کے زمرہ میں آتی ہیں۔ اگر یہ سوچ ہر احمدی کی، ہر (مربی) کی، ہر عہدیدار کی ہو جائے گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ پس ہر سطح پر یہ عزم کریں، چاہے وہ خادم ہیں یا انصار ہیں یا لجنہ کے ممبر ہیں کہ میں نے (دین حق) کی سربلندی کی خاطر ہر قسم کے تفرقے کو ختم کرنا ہے اور ہر قسم کی رنجشوں اور فتنوں کو جڑ سے اکھیڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء مطبوعہ روزنامہ الفضل 21 مئی 2013ء)

## ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909
6213970,6215646
EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184
استقبالیہ 120

## شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری اور نیم سرکاری اور تمام ہسپتالوں میں ڈیلیوری کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کرائے۔ درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں

قربانی بکرا -/14000 روپے
قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

ماحول کی صفائی اور ٹریفک کے اصولوں کا خیال رکھ کر ہم کئی مشکلات سے بچ سکتے ہیں۔

# اورنگی ٹاؤن کراچی میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

# مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

احباب جماعت کو پہلے اطلاع دی جاچکی ہے کہ مورخہ 18ستمبر 2013ء کو مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب ابن مکرم بشیر احمد کیانی صاحب ساکن اورنگی ٹاؤن ضلع کراچی کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔

مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب مورخہ 18ستمبر 2013ء کی صبح ساڑھے سات بجے موٹر سائیکل پر ملازمت کے لئے روانہ ہوئے ابھی گھر سے کچھ ہی دور گئے تھے کہ نامعلوم حملہ آوروں نے آپ پر حملہ کیا، عینی شاہدین کے مطابق ایک سپیڈ بریکر پر جب آپ نے موٹر سائیکل کی رفتار کم کی تو دو موٹر سائیکل سوار آپ کے قریب آئے اور دو گولیاں آپ کی بائیں پسلیوں کے قریب فائر کیں جس سے آپ موٹر سائیکل سے نیچے گر گئے۔ آپ نے گرنے کے بعد اُٹھنے کی کوشش کی جس پر حملہ آوروں نے سامنے کی طرف سے آپ پر فائر کئے آپ نے خود کو بچانے کے لئے بایاں ہاتھ آگے کیا جس پر حملہ آوروں نے آپ کے ہاتھ پر فائر کیا اور پھر آپ کے سینے پر تین گولیاں فائر کیں اور جب آپ گر گئے تو آپ کے سر پر پیچھے سے بھی ایک گولی فائر کی۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ موقع پر ہی راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ مورخہ 21/اگست 2013ء کو آپ کے بہنوئی محترم ظہور احمد کیانی صاحب کو بھی اسی علاقہ میں شہید کیا گیا تھا۔

مرحوم کا جنازہ تدفین کیلئے مورخہ 19 ستمبر 2013ء کو صبح پونے چھ بجے دارالضیافت ربوہ میں پہنچا۔ وہاں موجود احباب نے آخری دیدار کیا۔ صبح 9 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی کرائی۔

مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد کے دو چچا مکرم محمد یوسف کیانی صاحب اور مکرم محمد سعید کیانی صاحب کے ذریعے ہوا۔ آپ دونوں کو 1936ء میں بیعت کرکے جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دونوں ہی صاحبِ علم تھے اور باقاعدہ مطالعہ کرنے کے بعد بیعت کی توفیق حاصل ہوئی۔

مرحوم کے خاندان کا تعلق پریم کوٹ مظفر آباد آزاد کشمیر سے تھا۔ شہید مرحوم یکم دسمبر 1984ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے کراچی ہی سے انٹر تک تعلیم حاصل کی اور پھر پانچ سال قبل PMO (پاکستان ملٹری آرڈیننس) میں بطور سویلین ڈرائیور ملازمت اختیار کی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 29 سال تھی۔ آپ کی شادی 2009ء میں محترمہ صوبیہ صاحبہ بنت مکرم راجا عبدالرحمٰن صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر کے ساتھ ہوئی۔

مرحوم انتہائی مخلص، صلح جُو، نرم خُو اور خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ جماعتی خدمات کے حوالے سے ہمیشہ تعاون کرتے تھے۔ جب بھی کسی ڈیوٹی کیلئے بلایا جاتا تو ہمیشہ اطاعت کا مظاہرہ کرتے۔ آپ کے بھائی مکرم اعزاز احمد کیانی صاحب نے بتایا کہ شہادت سے ایک روز قبل اپنے بہنوئی مکرم ظہور احمد کیانی صاحب کے ذکر پر آبدیدہ ہوگئے، مکرم ظہور احمد کیانی صاحب کی بہت عزت کیا کرتے اور بڑے بھائی اور باپ کا مقام دیا کرتے، ظہور احمد کیانی صاحب کی شہادت کے بعد کوئی بھی دن ایسا نہیں گزرا کہ اُن کے گھر جاکر خیریت نہ معلوم کی ہو۔ مکرم ظہور احمد صاحب کی شہادت کا گہرا اثر آپ کی طبیعت پر تھا۔

مرحوم کی والدہ محترمہ نے آپ کے بارے میں بتایا کہ ''چار بہنوں کے بعد بہت دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بیٹا عطا کیا تھا۔ سوچ سمجھ کر بات کیا کرتا تھا۔ میرے ساتھ انتہائی پیار اور عقیدت کا تعلق تھا ڈیوٹی پر جاتے ہوئے ہاتھ ملاکر خدا حافظ کہہ کر جاتا تھا۔ میری دوائی کا خاص خیال رکھتا تھا۔ بہنوں کا اِس طرح خیال رکھتا جیسے بڑا بھائی ہو بہت نرم طبیعت تھی جب بھی گھر میں کوئی چیز لاتا تو خواہش ہوتی کہ سب کو دوں۔''

آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ ''مرحوم بہت اچھی طبیعت کے مالک تھے، ہر ایک کا فرض ادا کیا۔ اچھے بیٹے، اچھے بھائی، اچھے باپ اور اچھے شوہر تھے، میں جب بھی کسی بات پر پریشان ہوتی تو کہتے اللہ خیر کرے گا۔ بچوں کے ساتھ انتہائی شفقت کا سلوک کرتے۔ اپنے بہنوئی محترم ظہور احمد کیانی صاحب جو کہ گزشتہ ماہ 21/اگست کو شہید ہوگئے تھے کی شہادت پر بار بار کہتے رہے کہ ''کاش میں چلا جاتا''

شہید مرحوم نے پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ محترمہ صوبیہ اعجاز صاحبہ، ایک بیٹی عزیزہ دُرِعدن اعجاز بعمر 4 سال اور ایک بیٹا عزیزم برہان احمد کیانی عمر ڈیڑھ سال کو سوگوار چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

## ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 22 ستمبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## ربوہ میں طلوع وغروب 21 ستمبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:29 |
| طلوع آفتاب | 5:53 |
| زوال آفتاب | 12:01 |
| غروب آفتاب | 6:09 |

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### 21 ستمبر 2013ء

| | |
|---|---|
| 1:25 am | دینی وفقہی مسائل |
| 2:00 am | خطبہ جمعہ 20 ستمبر 2013ء |
| 3:15 am | راہ ہدیٰ |
| 6:00 am | بیت الواحد کا افتتاح |
| 7:10 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء |
| 8:20 am | راہ ہدیٰ |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 12:00 pm | جلسہ سالانہ یوکے 2008ء |
| 1:50 pm | سوال وجواب 20 مئی 1995ء |
| 3:50 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء |
| 9:00 pm | راہ ہدیٰ Live |
| 11:30 pm | جلسہ سالانہ یوکے |

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10

وردہ فیبرکس
لان شرٹ صرف 200 روپے میں حاصل کریں۔
کسٹمر کے اسرار پر نیا مال منگوا لیا گیا ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس کی زبردست پیشکش
فیصل کراکری ڈسپلے برانچ نمبر 2 وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ پرسکون اور کشادہ ماحول میں کراکری اور شیشہ کی منفرد ورائٹی 0323-9070236
سیلز مین کی ضرورت ہے
ریلوے روڈ ربوہ

نئے سیزن کی سیل کا آغاز
مردانہ سیل: صرف-/350 اور-/450 روپے میں شوز
بچوں کی سیل: صرف-/250 روپے میں شوز
لیڈیز سیل: ایک لیڈیز جوتے کی خریداری پر دوسرا فری
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

گرمیوں کی گرم ہواؤں میں، آجائیں سیل کی گھٹاؤں میں
سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ +92-47-6212310
www.sahibjee.com

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815